السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا نمازی کے لیے اپنی فرض نماز میں دعا کرنا جائز ہے؟ مثلاارکان بجالانے کے بعد جیسے سجدہ میں سبحان اللہ کے بعد اللّٰھمَ اغفرلی وارحَمنی، وغیرُ ذلک۔

فہد۔ع۔ع۔الریاض

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مومن کے لیے مشروع ہے کہ وہ اپنی نماز میں دعا کے مقامات پر دعا کرے، خواہ نماز فرض ہو یا نفل ہو۔ نماز میں دعا کے مقامات یہ ہیں۔ سجدہ میں اور دو سجدوں کے درمیان جلسہ میں اور نماز کے آخری تشہد میں نبی ﷺ پر درود پڑھنے کے بعد اور سلام پھیرنے سے پہلے جیسا کہ نبی ﷺ سے ثابت ہے کے آپ دونوں سجدوں کے درمیان جلسہ مغفرت طلب کرتے تھے اور یہ بھی ثابت ہے کہ آپ دونوں سجدوں کی درمیان یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

''اے اللہ مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے راہ راست پر قائم رکھ، میری اصلاح فرمائی، مجھے رزق عطا فرما''

نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((فَأَمَّا الرُّكُوعُ فَعَظِّمُوا فِيهِ الرَّبَّ عَزَّ وَجَلَّ وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ أَنْ يُسْتَجَابَ))

''رکوع میں اپنے پرودگار کی عظمت بیان کیا کرو اور سجدہ میں بہت دعا کیا کرو۔ پس لائق ہے کہ تمہاری دعا قبول ہوجاے''

اس حدیث کو مسلم نے اپنی صحیح میں نکالا۔ نیز مسلم ہی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے تخریک کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ، فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ))

''بندہ اپنے پرودگار کے سب سے زیادہ نزدیک اس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدہ میں ہو لہذا سجدہ میں دعا زیادہ کیا کرو''

اور صحیحین میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب نبی ﷺ نے انہیں تشہد سکھلایا تو فرمایا: 'پھر جو سوال تم اللہ سے چاہو کرو'' اور اس معنی میں اور بہت سی احادیث ہیں، جو ان مقامات میں دعا کی مشروعیت پر دلالت کرتی ہیں، جو دعا بھی مسلمان پسند کرتا ہو، خواہ یہ دعا آخرت سے متعلق ہو یا دنیوی مصالح سے متعلق ہو مگر شرط یہ ہے کہ یہ دعا کسی گناہ کے کام اور قطع رحمی سے متعلق نہ ہو اور افضل یہ ہے کہ اکثر نبی ﷺ سے ماثور دعائیں ہی مانگے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج1

محدث فتویٰ